خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

منگل
’2- دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 291 | منگل 3 شعبان -1416ھ، 26 فتح 1374ھش، 26- دسمبر 1995ء

حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب وفات پاگئے

انتہائی افسوس کے ساتھ احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ مورخہ 95-12-24 وفات پا گئے ہیں۔ ان کا جنازہ مورخہ 95-12-25 بعد ظہر بیت المبارک میں ہو گا۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل میں خدا سے ڈرنے والے کو تو بڑی بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ انسان پاک صاف تو جب جا کر ہوتا ہے کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کر کے خدا کے ارادوں کو اسی کی رضا کے حصول کے واسطے فنافی اللہ ہو جاوے۔ خودی اور تکبر اور نخوت سب اس کے اندر سے نکل جاوے۔ اس کی آنکھ ادھر دیکھے جدھر خدا کا حکم ہو۔ اس کے کان ادھر لگیں جدھر اس کے آقا کا فرمان ہو۔ اس کی زبان حق و حکمت کے بیان کرنے کو کھلے۔ اس کے بغیر نہ چلے جب تک اس کے لئے خدا کا اذن نہ ہو۔ اس کا کھانا۔ پہننا۔ سونا۔ پینا۔ مباشرت وغیرہ کرنا سب اس واسطے ہو کہ خدا نے حکم دیا ہے اس واسطے نہ کھائے کہ بھوک لگی ہے بلکہ اس لئے کہ خدا کہتا ہے۔ غرض جب تک مرنے سے پہلے مر کر نہ دکھاوے تب تک اس درجہ تک نہیں پہنچتا کہ متقی ہو۔ پھر جب یہ خدا کے واسطے اپنے اوپر موت وارد کرتا ہے خدا کبھی اسے دوسری موت نہیں دیتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۱۶)

منہ سے اقرار کچھ وقعت نہیں رکھتا جب تک فعل سے ثابت نہ کیا جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بہت ہیں جو فرض کو نہیں سمجھتے مثلاً لوگوں پر چندہ مقرر ہے وقت پر ادا نہیں کریں گے جب پوچھا جائے کہ وقت پر کیوں نہیں ادا کیا تو کہہ دیتے ہیں جی کوئی لینے نہیں آیا تھا کس کو دیتے یہ عجیب جواب ہے کیا جو شخص بیمار ہو۔ وہ خود طبیب کے پاس جاتا ہے یا طبیب اس کے پاس آتا ہے۔

کوئی بیمار اپنے علاج نہ کرائے کہ چونکہ طبیب میرے پاس نہیں آیا اس لئے میں علاج نہیں کراتا بھوکا کھانے کے پاس نہ جائے کہ چونکہ کھانا میرے پاس نہیں لایا گیا میں کیسے کھاتا اور پیاسا پانی نہ پئے کہ پانی خود میرے پاس نہیں آیا۔ میں نہیں پیتا۔ تو یہ عذر کسی کا بھی درست اور جائز نہیں۔ بعض لوگوں کو جب (دعوت الی اللہ) کے لئے کہا جائے تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ ہمیں بولنا نہیں آتا۔

پس اگر واقعہ میں کوئی شخص اللہ کے حضور میں اس کا عبد ہے تو کوئی مذہب نہیں کہ جس کے مقابلہ کے لئے وہ تیار نہ ہو اور اس کی غلطی پر اس کو آگاہ نہ کرے۔ منہ سے اقرار کچھ وقعت نہیں رکھتا جب تک فعل سے ثابت نہ کیا جائے کوئی شخص جب تک اپنی جان مال تک اس راہ میں قربان نہیں کرے گا وہ کیسے اللہ کا عبد ثابت ہو گا۔ (-) انعام والے بندوں کا راستہ نہیں ملے گا۔ جب تک ان کی ایسی باتیں اختیار کی نہیں جائیں گی۔ کلام الٰہی بتلاتا ہے کہ موسیٰؑ نے نبوت سے قبل ظالموں کے ظلم مٹائے۔ آنحضرتؐ نے دعویٰ سے قبل لوگوں کی اصلاح فلاح و بہبود کے لئے انجمنیں قائم کی تھیں۔ اور آپؐ کے دل میں تڑپ تھی کہ خدا کے بندے کسی اور کے بندے نہ ہو جائیں۔ (-) پس جب تک عملاً (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کو ثابت نہ کیا جائے اور پوری کوشش نہ کی جائے کہ خدا کے بندے کسی اور جگہ نہ جانے پائیں اس وقت تک انسان عبد نہیں کہلا سکتا۔ انعامات کا مستحق بندہ اسی وقت ہوتا ہے جب مالک کی راہ میں کسی چیز کی بھی پرواہ

باقی صفحہ 7 پر

ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے قبول کئے جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم خلیفہ صباح الدین صاحب تحریر کرتے ہیں۔

امریکہ سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ مکرم سردار عبدالشکور صاحب کی بڑی ہمشیرہ امتہ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم کیپٹن (نیوی) نعمت اللہ صاحب صدیقی شدید بیمار ہیں اور ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے شعبہ میں داخل ہیں۔ دل کے علاوہ ڈبل نمونیہ کا حملہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان برائے احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز

○ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز کا سالانہ کنونشن مورخہ 30- دسمبر 1995ء صبح 9 بجے تا شام 4 بجے ہال انصار اللہ پاکستان ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ ڈپلومہ و ڈگری ہولڈر احمدیہ آرکیٹیکٹس و انجینئرز شمولیت فرمائیں۔

(افتخار علی قریشی۔ چیئرمین)

ولادت

○ مکرم خالد سعید صاحب آف پشاور کو مورخہ یکم دسمبر 1995ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ازراہ شفقت بچے کا نام "عامر سعید" عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کاہلوں آف حیدر آباد کا نواسہ اور مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب آف کینیڈا کا پوتا ہے۔

احباب سے بچے کی درازیٔ عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

صادق کا وجود خدا نما وجود ہوتا ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26- فتح 1374 ھش 26 - دسمبر 1995ء

بچوں کی تربیت

سب والدین اپنے بچوں کی ہمہ گیر تربیت کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر کوئی والدین اس طرف توجہ نہ دیں تو بعد میں انہیں اس کا افسوس ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات معاشرہ بھی بعض والدین کی اس طرف توجہ دلاتا ہے۔ کھانے پینے کے آداب۔ اٹھنے بیٹھنے کے آداب۔ گفتگو کے آداب یہ ایسی باتیں ہیں کہ گھر میں سکھانے کا موقعہ ہوتا بھی ہے اور سکھائی بھی جاتی ہیں۔ اگرچہ بعض باتوں میں والدین کوتاہی بھی کر جاتے ہیں لیکن عام طور پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ والدین ان امور کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جو عام طور پر سامنے نہیں آتیں اور ان کی طرف توجہ بھی نہیں دی جاتی۔ مثلاً بچے گلیوں میں کھیلتے ہیں تو عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جس بال سے وہ کھیلتے ہیں وہ نالیوں میں گر پڑتا ہے اسے نالیوں سے نکال کر اپنے کپڑوں کے ساتھ پونچھ لیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ پھر کھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔ نالیاں کس قدر گندی ہوتی ہیں۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ گھروں کا ہر قسم کا گند نالیوں میں موجود ہوتا ہے اور نالیوں میں گرے ہوئے بال کو نکال کر کپڑوں سے پونچھ لینے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے کپڑوں پر وہ سارا گند لگا لیا جائے۔ بچوں کو اگر راہ گیر اس بات سے منع کریں تو وہ ہنس تو دیتے ہیں لیکن انکی بات نہیں مانتے۔ یہ بات ایسی ہے کہ صفائی کے سلسلے میں والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو بار بار بتائیں۔ ان کی کھیل کے لئے یا تو ایسی جگہیں مہیا کی جائیں جہاں نالیاں نہ ہوں یا انہیں اس طرح کھیلنے کے طریق بتائے جائیں کہ بال نالیوں میں نہ گریں۔ یا پھر اگر گریں تو انہیں پانی سے دھویا جائے۔ اسی طرح بعض بچے چلتی ہوئی موٹر کار کو ہاتھ لگانا چاہتے ہیں۔ اور یہ بات نہایت خطرناک ہے۔ اس سے حادثہ بھی وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔ کیا والدین گھر میں بیٹھے اپنے بچوں کو یہ بات بتاتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے ایسا کبھی موقع پیدا ہی نہیں ہوتا۔ حالانکہ ہر بچے کو گھر سے باہر نکل کر چلنے پھرنے اور کھیلنے وغیرہ کے آداب بار بار بتائے جانے چاہئیں۔ اسی طرح پچھلے دنوں ایک ایسا حادثہ پیش آیا جسے بیان کرتے ہوئے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ گنے کا ایک ٹرک جا رہا تھا۔ ایک بچے نے ایک گنے کو کھینچنے کی کوشش کی تو گنا کھینچا نہ گیا۔ بچے نے گنے کو پکڑے رکھا اور اس کے ساتھ لٹک گیا۔ اور کچھ دور تک اسی طرح گنا پکڑے پکڑے، جب وہ تھک گیا تو گر پڑا اور جونہی وہ گرا اور گاڑی جو پیچھے سے آ رہی تھی وہ اس کے اوپر سے گزر گئی اور بچہ کچلا گیا۔ یہ بات بتاتے ہوئے بھی جسم میں کپکپی پیدا ہوتی ہے۔ ایک گنے کی خاطر بچے کی جان گئی۔ لیکن کتنے بچے ایسے ہیں جنہیں گھر کے والدین گھر میں بیٹھے یہ بات بتائیں کہ ایسے نہیں کرنا چاہئے۔ دراصل ایسی کئی باتیں ہیں جو سڑکوں پر یا میدانوں میں واقع ہوتی ہیں اور چونکہ والدین کے سامنے یہ باتیں واقع نہیں ہوتیں اس لئے انہیں بتانے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ حالانکہ والدین کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت میں یہ باتیں بھی شامل کریں کہ انہیں گلیوں میں میدانوں میں اور سڑکوں پر کیا کچھ کرنا چاہئے اور کیا کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ اور صرف ایک دو دفعہ نہیں یہ باتیں بچوں کو بار بار بتائی جانی چاہئیں۔ اسی طرح بعض بچے بجلی کے پول کے ساتھ لپٹ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس سے بھی روکا جائے۔ بعض بچے کھمبوں پر لگے ہوئے بلب کو نشانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ویسے تو بہت سی ایسی باتیں ہیں جو عام طور پر دوسرے لوگ بچوں سے کہتے ہیں۔ لیکن ان کے اپنے والدین انہیں اس بات کی تربیت نہیں کرتے۔ شاید وہ گھر میں بیٹھے اس بات کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ والدین ہمہ وقت غور کریں کہ بچوں کو کیا بتانا ہے۔ تاکہ بار بار کی بتائی ہوئی باتوں سے بچہ سبق سیکھے اور خدانخواستہ کسی حادثے کا شکار نہ ہو یا کسی بری بات میں مبتلا نہ ہو جائے۔

تم مرے دل میں خوف ڈالو گے
میری کمزوریاں اُچھالو گے
مجھ کو معلوم ہے تمہارا حال
خود کو مجھ سے بھلا بچا لو گے

ابوالاقبال

○

منظرِ ہوش سے آگے بھی نظر جانے دے
جا رہا ہے یہ مسافر تو اُدھر جانے دے

تیری آواز کی پرواز میں ہے میرا وجود
اپنی گفتار کے پردوں میں بکھر جانے دے

نہ کوئی چشمِ تمنّا، نہ کوئی دستِ دعا
زندگی تُو مجھے بے لوث گزر جانے دے

تیرے قابل بھی نہیں، تیرے مقابل بھی نہیں
ہم سفر! ساتھ مجھے اپنے مگر جانے دے

تُو تو ہے حسنِ ازل اور مرا رنگِ غزل
میری آواز میں بھی کچھ تو اثر جانے دے

میرے اشعار میں صدیوں کے طلاطم کا شعور
کاش تُو ان کو ذرا دل میں اُتر جانے دے

غالب احمد

امیروں کا تو یہ حال ہے کہ پنکھا چل رہا ہے۔ آرام سے بیٹھے ہیں۔ خدمت گار چائے لایا ہے۔ اگر اس میں ذرا سا قصور بھی ہے۔ خواہ میٹھا ہی کم یا زیادہ ہے تو غصہ سے بھر جاتے ہیں۔ خدمت گار پر ناراض ہوتے ہیں۔ بہت غصہ ہو تو مارنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مقام شکر کا ہے کہ ان کو ہل جوتنا نہیں پڑا۔ کاشت کاری کے مصائب برداشت نہیں کیے۔ چولھے کے آگے بیٹھ کر آگ کے سامنے تپش کی شدت برداشت نہیں کی اور پکی پکائی شئے محض خدا کے فضل سے سامنے آ گئی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ خدا کے احسانوں کو یاد کر کے رطب اللسان ہوتے۔ لیکن اس کے سارے احسانوں کو بھول کر ایک ذرا سی بات پر سارا کیا کرایا رائیگاں کر دیتے ہیں، حالانکہ جیسے وہ خدمت گار انسان ہے اور اس سے غلطی اور بھول ہو سکتی ہے ویسے ہی وہ (امیر) بھی تو انسان ہے۔ اگر اس خدمت گار کی جگہ خود یہ کام کرتا ہوتا تو کیا یہ غلطی نہ کرتا؟ پھر اگر ماتحت آگے سے جواب دے تو اس کی اور شامت آتی ہے اور آقا کے دل میں رہ رہ کر جوش اٹھتا ہے کہ یہ ہمارے سامنے کیوں بولتا ہے اور اسی لئے وہ خدمت گار کی ذلت کے درپے ہوتا ہے، حالانکہ اس کا حق ہے کہ وہ اپنی غلطی کی تلافی کے لئے زبان کشائی کرے۔ اس پر مجھے ایک بات یاد آئی ہے کہ سلطان محمود کی (یا ہارون الرشید کی) ایک کنیز تھی۔ اس نے ایک دن بادشاہ کا بستر جو کیا تو اسے گدگدا اور ملائم اور پھولوں کی خوشبو سے بسا ہوا پا کر اس کے دل میں آیا کہ میں بھی لیٹ کر دیکھوں تو سہی اس میں کیا آرام حاصل ہوتا ہے۔ وہ لیٹی تو اسے نیند آ گئی۔ جب بادشاہ آیا تو اسے سوتا پا کر ناراض ہوا اور تازیانہ کی سزا دی۔ وہ کنیز روتی بھی جاتی اور ہنستی بھی جاتی۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ روتی تو اس لئے ہوں کہ ضربوں سے درد ہوتی ہے اور ہنستی اس لئے ہوں کہ میں چند لمحہ اس پر سوئی تو مجھے یہ سزا ملی اور جو اس پر ہمیشہ سوتے ہیں ان کو خدا معلوم کس قدر عذاب بھگتنا پڑے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

گوہرش چوں آب و تابے داشت از فہمِ رسا۔
ہرچہ ما گفتیم داخل شد در آں طبعے فہیم

اس کی فطرت چونکہ فہم رسا کی آب و تاب رکھتی تھی اس لئے جو کچھ بھی ہم کہتے تھے وہ اس کی زیرک طبیعت میں داخل ہو تا جاتا تھا۔

دل بدرد آمد زِ ہجرِ اینچنیں یکرنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فعلِ خداوندِ کریم

اگرچہ ایسے یک رنگ دوست کی جدائی سے دل کو تکلیف ہے لیکن ہم خداوند کریم کے فعل پر راضی ہیں۔

آہ روزِ چار شنبہ بود بر ما سخت تر
ز آتش سوزاں چو از ما شد جدا یارِ صمیم

آہ- بدھ کا دن ہم پر بہت سخت تھا- جلانے والی آگ سے بھی زیادہ- جب ہمارا دلی دوست ہم سے جدا ہو گیا۔

داغِ ہجراں داد در ہفت و چہل از عمرِ خویش
ماہِ شعبان بُود چوں پیش آمد ایں فزعِ الیم

اس نے اپنی عمر کے سینتالیسویں سال میں ہم کو جدائی کا داغ دیا- شعبان کا مہینہ تھا جب یہ دردناک مصیبت پیش آئی۔

ایں صدی کو بدر را مانَد باوصافِ کمال
بود زو بست و سوم در وقتِ ایں حشرِ عظیم

یہ صدی جو اپنے کمالات کے باعث بدر سے مشابہ ہے اس قیامت کبریٰ کے وقت اس صدی کا تیسواں سال تھا۔

مشربش چوں بود اخلاص و وفا و اتقا
شد وصالش ہم دریں تاریخ از فضلِ حکیم

چونکہ اس کا مذہب اخلاص- وفا اور تقویٰ تھا اس لئے اس کا وصال بھی خدا کے فضل سے اسی تاریخ کو ہوا۔

اے خدا برتربتِ اُو بارشِ رحمت ببار
داخلش کُن از کمالِ فضل در بیتُ النّعیم

اے خدا اس کی قبر پر رحمت کی بارش نازل فرما اور نہایت درجہ فضل کے ساتھ اسے جنت میں داخل کر دے۔

نیز مارا از بلا ہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہِ ما توئی اے قادر و ربِّ رحیم

نیز ہمیں زمانہ کی بلاؤں سے محفوظ رکھ۔ اے قادر اور رحیم خدا تو ہی ہمارا سہارا ہے۔

یہ اشعار حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی وفات پر اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے کہے تھے۔ اور یہی اشعار حضرت مولوی صاحب موصوف کے کتبہ پر کندہ ہیں۔ ان میں آپ نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی خوبیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ سب سے پہلے آپ فرماتے ہیں کہ چونکہ ان کا فہم اور بات کو سمجھ لینے کی اہلیت خاصی تیز تھی کہا جا سکتا ہے وہ چمک دار چیزوں کی طرح چمکتی تھی۔ اس لئے ہر بات جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ فرماتے تھے وہ ان کی طبیعت میں فوری طور پر داخل ہو جاتا تھا۔ یعنی وہ اسے خوب سمجھ لیتے تھے اور اس کے مطابق تمام اعمال بجالاتے تھے۔ حضرت صاحب نے آپ کی جدائی کو محسوس کیا اور خوب خوب محسوس کیا لیکن اس کے باوجود آپ نے فرمایا کہ ہم اس صدمے کے باوجود خدا تعالیٰ کے فعل پر راضی ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کی وفات کا دن بدھ کا دن تھا اس کا بھی آپ نے ذکر فرمایا اور کہا کہ یہ جدائی جلانے والی آگ سے بھی زیادہ دل میں تپش پیدا کر دیتی ہے۔ چونکہ ہمارا دلی دوست ہم سے جدا ہو گیا۔ آپ کی عمر کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ کہ آپ سینتالیس سال کی عمر میں داغ مفارقت دے گئے۔ یہ مہینہ شعبان کا مہینہ تھا اور آپ نے صدی کے لحاظ سے فرمایا ہے کہ چونکہ یہ صدی اپنے کمالات کے باعث پورے چاند سے مشابہہ ہے اس لئے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب موصوف بھی (قیامت کبریٰ) اس صدی کے تیئسویں سال میں وفات پا گئے۔ حضرت مولوی صاحب کے اخلاص وفا اور تقویٰ کا آپ نے ذکر فرمایا ہے۔ اور دعا کی ہے کہ اے خدا حضرت مولوی صاحب کی قبر پر رحمت کی بارش فرما اور اپنے خاص فضل سے انہیں جنت میں داخل کر۔ اپنے لئے دعا کرتے ہوئے آپ نے کہا ہے کہ اے قادر اور رحیم خدا تو ہی ہمارا حقیقی سہارا ہے تو ہمیں زمانہ کی بلاؤں سے محفوظ رکھ۔ اور جیسا کہ حضرت صاحب نے کئی دیگر مقامات پر بیان فرمایا ہے بلاؤں سے محفوظ رکھنے کا ایک تو یہ مطلب ہے کہ کوئی بلا نازل ہی نہ ہو اور ایک یہ بھی ہے کہ اگر نازل ہو تو استقامت کی توفیق ملے۔ حضرت صاحب نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ بلاؤں سے محفوظ رکھے اور حقیقت یہ ہے کہ بلاؤں سے صرف اور صرف خدا تعالیٰ محفوظ رکھ سکتا ہے۔

ملک محمد عبداللہ

ہمت واستقلال

دشمن کے مقابلے پر خوف زدہ نہ ہونا اور ہمت اور استقلال کو برقرار رکھنا یہ بھی شجاعت کی اعلیٰ قسم ہے۔ آنحضرت ﷺ اس میں یکتائے زمانہ تھے۔ مکہ میں جب کفار کے ظلم و ستم کی انتہا ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت ہو گئی تو آنحضور ﷺ نے بھی مکہ کو خیرباد کہہ کر مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ آپ کے فداکار اور مخلص دوست حضرت ابوبکرؓ آپ کے ہمراہ تھے اونٹوں پر سفر طے ہو رہا تھا۔ ادھر مکہ والوں کو جب علم ہوا کہ آنحضرت ﷺ بھی ہجرت کر گئے تو وہ چونکہ آپ کو قتل کرنے کے درپے تھے۔ اس طرح آپ کے بچ نکلنے پر وہ بہت برافروختہ ہوئے۔ انہوں نے فوراً اعلان کیا کہ جو شخص آپ کو گرفتار کر کے لائے گا اسے سو اونٹ انعام دیا جائے گا۔ اتنے بڑے انعام کے لالچ میں کئی لوگ آپ کے تعاقب میں نکلے انہی تعاقب کرنے والوں میں ایک شخص سراقہ بن مالک تھا۔ جو تعاقب کرتے کرتے آنحضرت ﷺ کے قریب پہنچ گیا آپ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ نہایت اطمینان سے مدینہ کی جانب جارہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ بار بار پیچھے دیکھتے لیکن آنحضرت ﷺ کی نگاہ آگے کی جانب تھی۔ جب سراقہ قریب پہنچ گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے گھبرا کر کہا یارسول اللہ ﷺ دشمن تو آگیا اس پر آنحضور ﷺ نے نہایت اطمینان سے فرمایا "اے ابوبکرؓ فکر مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔" اور واقعی اللہ ان کے ساتھ تھا۔ سراقہ اس تعاقب میں ناکام رہا اور بعد میں مسلمان ہو گیا۔ یہ واقعہ اس نے خود بیان کیا ہے جو حدیث کی کتب میں درج ہے۔ اس میں وہ بیان کرتا ہے کہ میں جب تعاقب کر رہا تھا تو حضرت ابوبکرؓ تو بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتے تھے لیکن آنحضرت ﷺ نہایت اطمینان سے جارہے تھے۔ اور ایک بار بھی پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔ یہ بات آپؐ کی کمال شجاعت کو ثابت کرتی ہے۔

بے نظیر شجاعت مدینہ آنے کے بعد مکہ سے برابر ایسی خبریں آرہی تھیں کہ کفار مکہ مسلمانوں پر حملہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ وہ اس بات کو گوارا نہیں کر سکتے تھے کہ مسلمان کسی جگہ امن اور آرام کی زندگی بسر کریں۔ غرض یہ ایام نہایت تشویش ناک تھے۔ اور ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہتا تھا کہ نامعلوم دشمن کب حملہ کر دے۔ ایک رات مدینہ کے باہر کچھ شور بپا ہوا۔ مسلمان سمجھے کہ شائد دشمن آپہنچا۔ اور اسی کا یہ شور ہے۔ چنانچہ چند مسلمان اکٹھے ہو کر اس شور کا سبب معلوم کرنے کے لئے شہر سے باہر نکلے۔ وہ باہر نکل رہے تھے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو تن تنہا باہر سے واپس آتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ ایک برہنہ پشت گھوڑے پر سوار تھے۔ صحابہؓ آپ کو دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ کہ آنحضور ﷺ کس طرح سب سے پہلے خطرہ کے مقام پر پہنچ گئے۔ آپؐ نے نہ تو کسی کو ساتھ لینے کا انتظار کیا اور نہ ہی جلدی میں گھوڑے پر زین ڈالی۔ آنحضرت ﷺ نے آتے ہی صحابہؓ سے فرمایا کہ واپس چلو۔ میں تحقیق کر آیا ہوں۔ کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔ حضور ﷺ کی یہ انتہائی بہادری ہے کہ ایسے خطرہ کے ایام میں جب دشمن کی آمد آمد ہو رات کے وقت شور پیدا ہونے پر اکیلے ہی اس طرف تشریف لے گئے اور ابھی آپؐ کے ساتھی باہر نکلنے کے لئے اکٹھے ہو رہے تھے کہ آپؐ صورت حالات کا جائزہ لے کر واپس بھی آگئے اور یہ اقدام ایسی سرعت سے کیا کہ گھوڑے پر زین تک نہ ڈالی اور برہنہ پشت پر ہی سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آپؐ نے واپس آکر فرمایا۔ اس گھوڑے کی رفتار کے متعلق کہا جاتا تھا کہ یہ ست رفتار ہے۔ میں نے تو اسے بہت تیز رفتار پایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر

جماعت احمدیہ کے اوّلین مورخ وصحافی

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اولین مورخ ہونے کا شرف رکھنے والے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی 29 نومبر 1875ء کو ضلع جالندھر کے ایک غیر معروف اور چھوٹے سے گاؤں "جاڈلہ" میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام شیخ محمد علی تھا۔ آپ کے دادا شیخ سلطان علی صاحب کا حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب والد ماجد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ اس طرح آپ کے خاندان کو حضرت بانی سلسلہ کے خاندان سے تیسری پشت سے ہی عقیدت تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ بچپن میں وفات پاگئیں اور آپ نے اپنا بچپن اپنی خالہ کے پاس گزارا۔

آپ کی تعلیم کی ابتداء جاڈلہ سے ہی ہوئی۔ پرائمری پاس کرنے سے قبل ہی مذہبی تعلیم اور مذہبی مسائل پر گفتگو کرنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ پرائمری کے بعد آپ نے مڈل سکول سے مڈل پاس کیا۔ اسی زمانہ میں آپ خدا کے حضور سجدہ ریز ہو کر یہ دعا کیا کرتے کہ:

"کہ اے اللہ (۔) خدمت دین کا موقع دے اور ایسی جماعت میں رہنے کی توفیق دے جو حمایت (دین حق) کا جوش رکھتی ہو"

آپ یونیورسٹی کے مڈل کے امتحان میں تعریف اور وظیفہ لے کر کامیاب ہوئے۔ جب لدھیانہ کے سکول میں داخل ہوئے تو وہاں پہنچ کر آپ کا مذہبی شوق ترقی کر گیا اور اخباری مذاق نے اخبار نویسی کی صورت اختیار کرلی اور آپ کے وقت کا بڑا حصہ عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ میں گزرتا۔ انہی ایام میں آپ نے عربی کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی اور ساتھ ساتھ کلام الٰہی کا ترجمہ اور تفسیر بھی سیکھی۔

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ملاقات 1886-87ء میں چوہدری رستم علی خان صاحب کے ذریعہ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "براہین احمدیہ" دیکھ چکے تھے۔ گو اس وقت اس کتاب کو سمجھنے کی اہلیت تو نہ تھی تاہم پڑھنے کا شوق بے حد تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اپنی پہلی ملاقات کے متعلق حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بیان فرماتے ہیں:۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت کا شرف مجھے 1889ء میں اس وقت ہوا جب کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بیعت لینے کے لئے لدھیانہ پہنچے تھے۔ آپ کے عشاق اور اس شمع کے پروانے اڈ اڈ کر لدھیانہ پہنچ رہے تھے اور تخلئے میں اپنے آقا کے ساتھ عہد و پیماں باندھ رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسان نہیں فرشتے چل رہے ہیں۔ وہ نور جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو دیا گیا اس سے آپ اپنے مریدوں کو فیض یاب کر رہے تھے۔

شیخ اللہ دیا صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام نے مجھے پیش کیا اور میرے سنسکرت پڑھنے کا ذکر کیا جس کو سن کر حضرت بہت خوش ہوئے اور ہر قسم کی مدد کرنے کا وعدہ فرمایا۔

(الفضل 6 مئی 1958ء)

آپ نے بیعت تو کرلی لیکن بیعت کی حقیقت آپ پر بعد میں کھلی اور پھر خدا کے فضل سے خدمت سلسلہ سے بھرپور زندگی گزارنے کی توفیق عطا ہوئی۔

دوبارہ بیعت پیسہ اخبار کے دفتر میں ملازمت کے دوران ہی آپ نے 1893ء میں بمقام لاہور برمکان محبوب (ارائیاں) دوبارہ بیعت کی اور لاہور کے تمام ایمان افروز واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اگرچہ آپ کے بزرگ یہ چاہتے تھے کہ آپ کالج کی تعلیم مکمل کرلیں مگر احمدیت کا شوق آپ کو اور طرف لے نکلا اور 1893ء میں انٹرپاس کر کے آپ نے تعلیمی سلسلہ کو ختم کر دیا۔

ملازمت سے سبکدوشی 1893ء کا ہی ذکر ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فیروز پور تشریف لا رہے تھے۔ محترم شیخ عرفانی صاحب ان ایام میں محکمہ نہر کا کام سیکھ رہے تھے۔ آپ نے اس دوران ملازمت کا خیال اپنے ذہن سے نکال کر عہد کر لیا اور اربن ضلع امرتسر کی کوٹھی میں ان تمام امیدوں کا خاتمہ کر دیا جو ڈپٹی کلکٹر اور خان بہادری کی صورت میں آپ کے سامنے آئی تھیں۔ چنانچہ 18-19 برس کی عمر میں آپ نے قلم کے ذریعہ قوم و ملک کی خدمت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

حضرت صاحب کے ساتھ سفر

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ 1893ء میں فیروز پور تشریف لائے تو آپ حضرت صاحب کی واپسی پر رائے ونڈ تک ساتھ گئے۔ رائے ونڈ کے سٹیشن پر حضرت صاحب نے ازراہِ مہربانی آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔

"تم ملازم تو ہو نہیں۔ چلو لاہور تک چلو۔"

اخبار نویسی حضرت عرفانی کا معمول اور واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی زندگی کا جو نظام العمل تیار کیا ہوا تھا یا فطرت نے آپ کو جو ہر ودیعت کر رکھا تھا اس کا مرکزی نقطہ "قلم" تھا۔

ابتداء میں اخبار نویسی شغل کے طور پر اختیار کی پھر باقاعدہ صحافت کے وسیع میدان میں قدم رکھا۔ 1894ء سے لے کر اکتوبر 1897ء تک مختلف اخباروں میں بطور ایڈیٹر اپنی صحافت کے رنگ جمائے اور نہایت جرأت مندانہ کالم لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے ضمیر کو لالچ و خوف کے دباؤ سے محفوظ رکھنے میں کامیاب رہے۔

جماعت کے اولین اخبار "الحکم" کا اجراء جماعت اپنے قیام کے آٹھ برس گزرنے تک جماعتی اخبار سے محروم چلی آرہی تھی۔ حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے مخلصین و محبین کو ایک عرصہ سے اس کا احساس تھا لیکن اقتصادی حالات اس کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ آخر جماعت کے باہمت اور پرجوش نوجوان حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جو کہ اس وقت امرتسر میں رہتے تھے اور کامیاب صحافی کی حیثیت سے ادبی مجالس میں ان کے زور قلم کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی کو اپنا عزم پورا کرنے کا وقت میسر آگیا۔ چنانچہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں اخبار کے اجراء سے متعلق ایک عریضہ لکھا۔ حضرت صاحب نے اپنے دست مبارک سے اس کا جواب عطا فرمایا۔

"ہم کو اس بارہ میں تجربہ نہیں۔ اخبار کی ضرورت تو ہے مگر ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے۔ مالی بوجھ برداشت نہیں کرسکتی۔ آپ اپنے تجربہ کی بناء پر جاری کرسکتے ہیں تو کرلیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے"۔

(حیات۔ جلد چہارم)

اخبار الحکم کے اجراء کی تیاریوں کے دوران عرفانی صاحب بالکل تہی دست تھے مگر آپ کی دستگیری خداوند عظیم نے فرمائی اور آپ "الحکم" ایسا بلند پایہ ہفت روزہ اخبار جاری کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ آپ الحکم کے اجراء کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

1897ء اگست کو ہنری مارٹن کلارک نے ایک نالش حضرت بانی سلسلہ کے خلاف کر دی۔ میں نے اس مقدمہ کے حالات جنگ مقدس کے نام سے لکھے۔ اس وقت مجھے اپنے سلسلہ کی ضروریات کے اعلان اور اظہار کے لئے اور اس پر جو اعتراضات پولیٹیکل اور مذہبی پہلو سے کئے جاتے تھے ان کے جوابات کے لئے ایک اخبار کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ اکتوبر 1897ء میں الحکم جاری کر دیا۔"

یاد رہے اس وقت آپ کی عمر صرف بائیس برس کی تھی اس اخبار کی زینت حضرت بانی سلسلہ کے مبارک منہ سے نکلنے والے عرفان کے موتی اور ایمانوں کو تقویت دینے والے نشانات و ملفوظات بنے۔ ایک سال بعد 1898ء میں یہ اخبار حضرت عرفانی صاحب کے ساتھ ہی نقل مکانی کر کے امرتسر سے قادیان آگیا۔

"الحکم" میں حضرت عرفانی صاحب کی کاوش سے سلسلہ کا اہم اور قیمتی ریکارڈ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا اور آئندہ کی نسلوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت اختیار کر گیا۔

"الحکم" کے متعلق قیمتی آراء

حضرت بانی سلسلہ نے الحکم کو اپنے دو بازوؤں میں سے ایک بازو قرار دیا۔ اس کی خدمات کو سراہا اور اسے بے حد پسند فرمایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول جب قادیان سے اور نجی رسائل نکلنا شروع ہوئے تو حضرت عرفانی صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ الاول سے اور کام کرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان الفاظ میں عرفانی صاحب سے عہد لیا:۔

میرے سامنے عہد کرو کہ میں اس سے ہرگز علیحدہ نہیں ہوں گا اور اگر تم میرے مرید ہو تو ایسا خیال ہرگز نہ کرنا"

(الحکم 7۔ اگست 1909ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 1934ء میں الحکم کے دوبارہ اجراء پر مبارک باد کا خط لکھا اور ان شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

"الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے اور جو موقعہ خدمت کا اسے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے آخری زمانہ میں بدر کو ملا ہے وہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔ میں کہتا ہوں الحکم اپنی ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ سلسلہ کا کوئی مہتم بالشان کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے۔"

(الحکم 1934ء)

قادیان میں آمد اور بطور ہیڈ ماسٹر تقرری جماعت جہاں اپنی تعداد کے لحاظ سے آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی وہاں اس کی ضرورتوں میں بھی دن بدن اضافہ ہوتا چلا جارہا تھا۔ دشمن جماعت کو نیست و نابود کرنے کے ارادہ سے حملہ آور ہوا تھا تو دوسری طرف ہر طرح کی تکالیف و مصائب پہنچانے کے منصوبوں پر عمل پیرا تھا۔ ایسے ماحول میں جماعت نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے 1897ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مدرسہ قائم کئے جانے کی تجویز پیش کی۔ اس مدرسہ کو چلانے کے لئے خدمات کا سوال پیدا ہوا تو حضرت عرفانی الکبیر نے اپنی خدمات پیش کردیں اور آپ مدرسہ کے پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔

بحیثیت استاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی آپ کے حصہ میں یہ سعادت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی آئی کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے ایک اولوالعزم بچے کی تعلیمی ذمہ داریاں آپ کے سپرد کیں۔ حضرت شیخ صاحب جب اپنی معلمی کے زمانہ کو یاد کرتے تو اپنی قسمت پر ناز کئے بغیر نہ رہ سکتے۔ لوگوں کو آپ پر رشک آتا۔ آپ فرمایا کرتے۔

"جب حضرت.... کی تعلیم کے لئے مجھے حضرت بانی سلسلہ نے مقرر فرمایا تو مجھے گھر سے بلایا گیا۔ چھوٹی (بیت) کی سیڑھیوں پر سے اندر داخل ہوا۔ حضرت بانی سلسلہ تشریف لائے۔ اور فرمایا "یعقوب علی آپ محمود کو پڑھایا کریں اور میں آپ کی خدمت بھی کروں گا" آپ نے عرض کیا کہ یہ تو میرے لئے اور میری نسل کے لئے عزت و سعادت ہے کہ مجھے اس خدمت کا موقعہ ملا۔ حضرت صاحب نے یہ سن کر فرمایا "نہیں استاد کی خدمت کرنی چاہئے۔" غرض یہ کہہ کر حضرت محمود کو بلا کر......... (بیت) مبارک میں میرے سپرد کیا اور آپ اندر تشریف لے جا کر بیت الفکر سے ہو کر ایک کشتی جس میں چار بسکٹ وغیرہ تھے لے کر نمودار ہوئے۔ میں تو شرم سے پانی پانی ہو گیا اور مجھ پر رقت طاری ہو گئی۔ میں نے عرض کیا حضرت صاحب نے کیوں تکلیف فرمائی۔ فرمایا "استاد کی خدمت ضروری ہوتی ہے اور اس طرح بچوں کو بھی سمجھ آتی ہے۔"

کلام الٰہی سے عشق آپ اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ کلام الٰہی پر غور و فکر کرنے اور کلام الٰہی کے معارف تحریر کرنے میں صرف کرتے اور جہاں بھی اور جب بھی کسی جماعت سے مخاطب ہونے کا موقع ملتا کلام الٰہی کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے۔ کلام الٰہی پڑھتے وقت آپ کی طبیعت میں ایک غیر معمولی بشاشت پیدا ہو جاتی اور فرماتے:۔

"جب میں درس دینے لگتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ دیتا ہی چلا جاؤں لیکن لوگ تھک جاتے ہیں۔ جب کلام الٰہی کے اسرار اور معارف ہم پر کھلتے ہیں تو ایسی خوشی اور بشاشت محسوس ہوتی ہے کہ گویا ایک خزانہ ہم کو مل گیا ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ سے عشق حضرت عرفانی الکبیر کو حضرت بانی سلسلہ سے والہانہ عشق تھا۔ آپ جب حضرت صاحب کا ذکر فرماتے تو آپ پر رقت طاری ہو جاتی اور آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگتے۔ آپ حضرت صاحب کے پاکیزہ واقعات کا اکثر ذکر فرماتے رہتے اور فرمایا کرتے تھے کہ "حضرت صاجب تو ایک نور تھے۔"

حضرت صاحب سے تعلق کے دو خاص واقعات (1) 17-اپریل 1905ء کو ظہر کی عبادت ادا کرنے سے پہلے حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان اور ہیبت ناک زلزلہ کے ظاہر ہونے کی اطلاع دی ہے۔ حضرت صاحب چاہتے تھے کہ اس خبر کو بذریعہ اشتہار عام کیا جائے تا انہیں جو سعید ہیں تبدیلی کا موقع مل جاوے۔

اس اشتہار کے چھپوانے اور تقسیم کرنے کی ذمہ داری حضرت صاحب نے حضرت عرفانی صاحب کے سپرد فرمائی۔

(2) ایک مرتبہ آپ کا بیٹا ابراہیم سخت بیمار ہو گیا کہ بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔ آپ نے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا۔ اس عرض کے ساتھ ہی آپ کے آنسو نکل گئے۔ حضرت صاحب نے یہ سن کر فرمایا فکر نہ کریں میں ابھی دعا کرتا ہوں۔ چنانچہ عبادت سے فارغ ہو کر جب گھر گئے تو دیکھا کہ ابراہیم کی طبیعت اچھی ہے۔ حضرت عرفانی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بانی سلسلہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے رونے کی آواز ایسے سنتا ہے جیسے ایک ماں بھی نہیں" (بدر 1958ء)

حضرت بانی سلسلہ اور آئمہ احمدیت سے شرف ہمرکابی حضرت عرفانی صاحب کو یہ شرف بھی حاصل رہا کہ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ سفروں میں ہمرکاب رہے اور حضرت صاحب اپنے قافلہ میں حضرت عرفانی صاحب کو بھی شامل فرمایا کرتے۔ یہ سعادت حضرت بانی سلسلہ کے بعد آئمہ کے زمانہ میں بھی نصیب ہوتی رہی۔

حضرت امام جماعت اول کے زمانہ میں جماعت احمدیہ لاہور نے حضرت صاحب کو مدعو کیا۔ حضرت عرفانی صاحب نے بھی اس سفر میں شمولیت کی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ عرفانی صاحب کی طرح ایک اور شخص نے بھی اجازت مانگی۔ حضرت صاحب نہیں چاہتے تھے کہ غیر مدعو بھی ساتھ جائیں۔ چنانچہ حضرت صاحب نے فرمایا "میں نے صرف ایک آدمی کی اجازت دی ہے اور میں اس کا خرچ اپنی جیب سے دوں گا"۔

(الحکم 25 جون 1912ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بھی آپ کو اس سعادت سے بہرہ ور فرماتے رہے چنانچہ جب حضرت صاحب نے دہلی کے لئے سفر اختیار فرمایا تو آپ اس وقت بمبئی گئے ہوئے تھے۔ آپ کو تار کے ذریعہ بلوایا گیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا:۔

"تم یہ نہ کہو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سفروں میں ساتھ تھا اور اس موقع پر شامل ہونے کا موقع نہ ملا"

(الحکم 28 جون 1918ء)

سفر لندن: 1924ء میں آپ کو حضرت صاحب نے جرنلسٹ سیکرٹری کی حیثیت سے قافلہ میں شامل کیا۔

امامت سے وابستگی حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی زندگی میں بعض عجیب عجیب ابتلاء آئے مخالفوں کی مخالفت ایک طرف۔ خود اندر سے بعض ایسے امور پیدا ہو گئے جو نہایت دہشت ناک تھے۔ یہی وہ وجود تھا جس نے اس دور میں ایسے نقاب پوشوں کو بے نقاب کیا تھا اور جماعت کو آگاہ کرنے کے لئے "جھوٹے خلیفوں" کے عنوان سے کالم پر کالم لکھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کو کئی ہزار روپے رشوت کا پیغام اس وقت بھیجا گیا جب کارخانہ الحکم آٹھ ہزار روپے نقصان میں تھا مگر آپ نے اسے دھتکار دیا۔

حضرت امام جماعت الاول کی وفات کے بعد جب منکرین امامت نے جھگڑا اور مجادلہ کی صورت اختیار کرنی چاہی تو احمدیت کا یہی خادم تھا جس نے جرأت کے ساتھ اونچی آواز میں پکار کر کہا کہ

اب آپ بیٹھ جائیں۔ ہم مزید آپ کی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ اب ان جھگڑوں میں یہ قیمتی وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارے آقا حضرت صاحب ہماری بیعت قبول فرمائیں۔

لوگ تو بپھرے بیٹھے تھے بے اختیار لبیک لبیک کی صدائیں بلند ہونا شروع ہوئی۔ امامت سے وابستگی کے نتیجہ میں ہی آپ نے 8۔ جولائی 1937ء کو ایک وصیت فرمائی جس کا عنوان یہ رکھا۔

"تمام سعادتوں اور برکتوں کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ امامت کے دامن سے وابستہ رہو۔"

خدمات پر یکجائی نظر 1۔ "اخبار الحکم" کے ذریعہ سلسلہ کا ہر قسم کا ریکارڈ محفوظ کر دیا اور تاریخ سلسلہ کا بنیادی ماخذ یہی ریکارڈ قرار پایا۔

2۔ حضرت بانی سلسلہ کے مضامین کی اشاعت

3۔ حضرت بانی سلسلہ کے ملفوظات، تقاریر اور اشتہارات کو شائع کرنا۔

4۔ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب کی تقاریر اور درس کی اشاعت

5۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کے خطبات تقاریر کی اشاعت

6۔ سیرت کے متعلق مضامین کی اشاعت

7۔ جماعت کے لٹریچر کی اشاعت کے لئے چھاپہ خانہ کا قیام

8۔ مدرسہ کے پہلے ہیڈ ماسٹر کے طور پر حضرت بانی سلسلہ نے آپ کی تقرری فرمائی۔

9۔ سلسلہ کی پولیٹیکل پوزیشن کو مضبوط کرنے میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔

10۔ آپ نے سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کو اضلاعی اور تحصیل وار کمیٹیوں کی طرف توجہ دلائی۔

11۔ صدقات کمیٹی کے عہدہ پر فائز رہے۔

12۔ صدر انجمن احمدیہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری بھی رہے۔

13۔ تحفہ ندوہ بھیجنے کے لئے جو نمائندے حضرت بانی سلسلہ نے مقرر فرمائے ان میں آپ بھی تھے۔

14۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے پاس اعجاز احمدی لے جانے والے وفد کے ایک ممبر آپ بھی تھے۔

15۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی زمین کی خرید آپ کے توسط سے ہوئی۔

16۔ 1919ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے آپ کو افغانوں کی جماعت کا امیر مقرر فرمایا اور فرمایا "ان کا حکم میرا حکم ہوگا"

17۔ قادیان کے ڈاکخانہ کی ترقی اور اصلاح میں آپ کا بڑا ہاتھ تھا۔

18۔ نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی قادیان آپ کی کوشش کا ثمرہ تھا۔

19۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت میں آپ کی کوششوں کا دخل تھا۔

20۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی حضرت امام جماعت احمدیہ الاول اور حضرت بانی سلسلہ اپنے سفروں میں ہمرکاب رکھتے۔

21۔ مقدمہ کرم دین بھیں میں حضرت صاحب کے ساتھ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بھی شامل تھے۔

22۔ آپ نے سلسلہ کے لٹریچر میں نہایت عمدہ تصانیف کے ذریعہ گرانقدر اضافہ فرمایا۔

تالیفات آپ کا طریقہ تالیف و تصنیف بالکل جدا تھا۔ جب قلم پکڑ لیتے تو پھر مضمون مکمل فرماتے لیکن دوبارہ اسے نہ دوہراتے۔ "الحکم" کے ذریعہ قلمی خدمت بجالانے کے علاوہ آپ نے مستقل نوعیت کی کتب و رسائل بھی تحریر فرمائے۔ ان میں سب سے اہم سیرت و سوانح حضرت بانی سلسلہ ہے۔ جو اس اعتبار سے نہایت درجہ مستند ہے کہ بہت سے واقعات کے آپ چشم دید گواہ تھے۔ اس اہم سعادت کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے علمی موضوعات پر قلم اٹھایا مثلاً۔ کتاب الآداب وغیرہ۔

سیرت کے چیدہ چیدہ پہلو جنہوں نے آپ کو دیکھا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کے تمام خدو خال معیاری اور خوبصورتی لئے ہوئے تھے۔ وجیہ چہرہ اور آنکھیں چمکدار جن سے ذہانت ٹپکتی تھی۔ تیکھی ناک، فراخ پیشانی اور کتابی چہرہ۔ اکہرے بدن کے مالک تھے۔ آپ تکلفات سے بے نیاز مگر نہایت سادہ صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے۔ جو حلال طیب غذا مل جاوے تناول فرما لیا کرتے۔ رہائش سادہ تھی۔ آپ کا کمرہ سادہ مگر کتابوں سے بھرا پڑا تھا طرز کلام میں انتہا درجہ کی حق گوئی اور صاف گوئی تھی۔ آپ زبان کے استعمال سے متعلق جس قدر احکام ہیں ان پر بہت دلیری سے عمل کرتے تھے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق پر نیا الزام

اقوام متحدہ کے ایک بڑے افسر نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو اطلاع دی ہے کہ عراق خفیہ طریق پر 2 سے 3 ہزار کلو میٹر لانگ رینج کے میزائیلوں کی تیاری کر رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے ضروری سازو سامان خفیہ طریق پر باہر کے ممالک سے منگوایا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے افسر نے بتایا کہ اس کو ٹائیگریس کینال سے کچھ ایسے آلات ملے ہیں جو عراق نے باہر کے ممالک سے منگوائے اور پھر ان کو پکڑے جانے کے خوف سے نہر میں پھینک دیا۔ اس طرح کے آلات عراق میں نہیں بنائے جاسکتے۔ اقوام متحدہ نے عراق پر یہ پابندی عائد کر رکھی ہے کہ وہ 150 کلو میٹر سے زیادہ دوری والے میزائیل تیار نہیں کر سکتا۔

عراق نے اقوام متحدہ کے اعلیٰ افسر کے بیان کو غلط قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عراق لانگ رینج میزائیل کی تیاری میں مصروف نہیں ہے۔ تاہم اقوام متحدہ کے اس افسر کے اس انکشاف کے بعد اقوام متحدہ کی عراق پر عائد پابندیاں ختم ہونے کی امید اب ختم ہو گئی ہے۔ اس خبر کے بعد اقوام متحدہ کی پابندیاں اٹھائے جانے کا کوئی امکان نہیں رہا۔

عراق پر 1990ء میں کویت پر حملہ کے الزام میں یہ اقتصادی پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ اور اس پانچ سال کے عرصے میں عراق نے اقوام متحدہ کی تمام شرائط ایک ایک کر کے پوری کر دی ہیں عراق میں ہر قسم کے اسلحہ کی تیاری کے مراکز تباہ کئے جاچکے ہیں اور اقوام متحدہ کے انسپکٹروں نے جو جو مطالبات کئے وہ پورے کئے جاچکے ہیں۔ آخر میں یہ بات باقی رہ گئی تھی کہ عراق کویت کو باضابطہ طور پر تسلیم کرلے۔ عراق نے اس پر کچھ مزاحمت کی لیکن بالآخر یہ شرط بھی تسلیم کرلی۔

امریکہ کسی قیمت پر عراق سے اقتصادی پابندیاں نہیں ہٹانا چاہتا۔ ان پابندیوں میں یہ پابندی بھی شامل ہے کہ عراق اپنا تیل بھی فروخت نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ بہت سی دوائیں بھی منگوانے کی اجازت نہیں۔ ان دواؤں کی عدم فراہمی کی وجہ سے عراق میں بے شمار مریض ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن اس سب کے باوجود امریکہ عراق سے پابندیاں ہٹانے پر راضی نہیں ہے۔

روس اور فرانس ان ممالک میں شامل ہیں جو یہ پابندیاں ہٹا دینا یا کم از کم نرم کر دینا چاہتے ہیں۔ عراق کو اس کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دینے کی باتیں کئی بار کی گئیں ہیں۔ لیکن یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر یہ پابندی ختم کر دی گئی تو سب سے پہلے عراق سے جنگ کا تاوان وصول کیا جائے گا۔

دراصل امریکہ نے کئی بار کہا ہے کہ جب تک عراق میں صدر صدام حسین بر سراقتدار ہیں اس وقت تک عراق کو کوئی نرمی نہیں دی جاسکتی۔ لیکن صدر صدام اپنے عہدے پر نہ صرف قائم ہیں بلکہ مضبوط تر ہوتے جا رہے ہیں۔

OOO

بیت اللحم کی پی ایل او کو حوالگی

یروشلم (بیت المقدس) سے 8 کلو میٹر دور بیت اللحم کا قصبہ بھی اسرائیل فلسطین خود مختاری کے معاہدے کے تحت پی ایل او کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ بیت اللحم حضرت عیسیٰ السلام کی جائے پیدائش ہے۔ اس شہر میں 35 ہزار مسلمان اور 15 ہزار عیسائی رہتے ہیں۔ اب پی ایل او کے ساڑھے آٹھ سو پولیس والے شہر کا کنٹرول سنبھال چکے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے جب شہر کو خالی کیا تو قصبے کے عوام ناچتے گاتے سڑکوں پر نکل آئے۔

اسرائیل پی ایل او معاہدے کے تحت اب تک چھ شہروں سے اپنی فوج واپس بلا کر ان کا کنٹرول پی ایل او کے حوالے کر چکا ہے۔ دریائے اردن کے مغربی کنارے پر واقع یہ شہر 28 سال سے اسرائیل کے قبضے میں تھے۔

مسٹر یاسر عرفات بیت اللحم جاکر خود کرسمس کی تقریبات میں شامل ہوں گے اور چرچ سے عوام کو خطاب کریں گے معاہدے کے تحت 20۔ جنوری 1996ء سے پہلے پہلے دو اور اہم قصبے ہیبرون اور رملہ بھی پی ایل او کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔

ادھر خبر ملی ہے کہ شام اور اسرائیل کے درمیان بات چیت بدھ 27۔ دسمبر کو واشنگٹن میں شروع ہو گی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے بتایا ہے کہ مذاکرات کے دو دور ہوں گے۔ اور یہ مذاکرات تین تک جاری رہیں گے۔

OOO

وقفہ یا مستقل امن

سری لنکا میں فوج نے تامل باغیوں کی علیحدگی پسند تنظیم ایل ٹی ٹی ای کے ہیڈ کوارٹر جافنا پر قبضہ کرلیا ہے۔ اب حکومت کی طرف سے فوجی آپریشن ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

لیکن کیا جنگ ختم ہو گئی۔ یا ابھی محض ایک وقفہ ہے جس کے بعد جنگ کا سلسلہ پھر کسی بھی وقت شروع ہو جائے گا۔

5۔ دسمبر کو جب جافنا پر سری لنکا کا قومی پرچم لہرایا گیا تو گذشتہ 5 سال میں یہ پہلا واقعہ تھا سری لنکا کا قومی پرچم یہاں پر لہرا دیا گیا۔ ورنہ اس جگہ پر کوئی سرکاری فوجی یا دوسرا شخص پر بھی نہ مار سکتا تھا۔ سری لنکا کی فوج نے بڑی سخت مزاحمت کے بعد اس جگہ پر قبضہ کرنے میں۔ کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ شہر شمالی سری لنکا میں واقع ہے۔

12 سال سے تامل باغیوں کی طرف سے جاری شدہ جنگ ختم نہیں ہوئی۔ صدر چندریکا کمار اٹنگا نے اس فوجی آپریشن کو امن کے حصول کی جنگ قرار دیا تھا۔

اب یہ خیال ہے کہ خانہ جنگی کا مرکز شہروں کی بجائے سری لنکا کے گھنے جنگلوں میں منتقل ہو جائے گا۔ کیونکہ بچے کھچے تامل باغی بھاگ کر ان جنگلوں میں گھس گئے ہیں۔ اور اب وہ وہی سے اپنی چھاپہ مار کارروائیاں جاری رکھیں گے۔

تاملوں نے قسم کھائی ہے کہ جنگ جاری رکھی جائے گی اور اس مقصد کے لئے تاملوں نے اپنے فوجیوں کی نئی بھرتی بھی شروع کر دی ہے۔

جافنا پر قبضہ کے چند گھنٹوں بعد تاملوں کے ایک خودکشی سکواڈ' بلیک ٹائیگرز نے فوج کے ایک مرکز پر حملہ کر کے 22 کمانڈوز کو ہلاک کر دیا جبکہ ان سے اپنے 28 افراد بھی فوجیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے تھے۔

صدر چندریکا کمار اٹنگا نے کہا کہ اس علاقے تک پہنچنے کے لئے حکومت ایک سڑک تیار کرے گی تاکہ جافنا کی تعمیر نو کے لئے سازو سامان کی فراہمی میں رکاوٹ نہ پڑے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ ایک اور جنگ شروع کرنا چاہتی ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم دیکھیں گے۔

سری لنکا کی فوج نے اب جنگلوں کی تلاشی لینے کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔

OOO

بھارتی پارلیمنٹ میں ہنگامے

بھارتی پارلیمنٹ میں اپوزیشن کی طرف سے ہنگاموں کے نتیجے میں 12۔13 دن کوئی کام نہیں ہو سکا۔ اب پارلیمنٹ کا اجلاس غیر معینہ عرصے کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جن دنوں میں کوئی کام نہیں ہو سکا ان دنوں میں بھارتی حکومت کو 3 کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت روزانہ کے اجلاس پر 30 لاکھ روپے کے قریب خرچ کرتی ہے۔ اس غیر حاضری سے کوئی قوانین نہیں بنے اور کام نہیں ہو سکا۔ آخری روز اپوزیشن نے اپنا احتجاج ختم کر دیا اور حکومت کے ساتھ تعاون کر کے بعض بل منظور کروا دیئے۔ لیکن بحیثیت مجموعی 120 دنوں میں قریباً 70 دن کام نہیں ہوا۔

OOO

چیچنیا میں جنگ

روس کے زیر قبضہ چیچنیا کے علاقے میں دوسرے بڑے شہر گڈرناس پر قبضہ کرنے کے لئے روسی فوج اور چیچنیا کے مجاہدین میں جنگ جاری ہے روسی فوج کی طرف سے قصبے کے اہم مقامات پر کامیابی کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ چیچن مجاہدین نے ایک ہفتہ قبل بہت سے علاقوں پر قبضہ کرلیا تھا۔

OOO

1996ء غربت کے خاتمے کا سال

اقوام متحدہ نے آئندہ سال 1996ء کو غربت کے خاتمے کا عالمی سال قرار دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے 1996ء کے سال کے لئے غربت کے خاتمے کے سال کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں ڈیڑھ ارب سے زائد افراد ایک دن میں 35 روپے سے بھی کم روپے سے اپنا گھر چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ دنیا کی کل آبادی پانچ ارب سے زیادہ ہے انہوں نے کہا کہ ایک ارب سے زیادہ انسان زندگی کی بنیادی سہولتوں سے بھی محروم ہیں۔ ہر سال 30 لاکھ افراد تپ دق اور ملیریا جیسی عام بیماریوں کے باعث اس لئے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں کہ ان کے پاس علاج کے پیسے نہیں ہوتے۔ 13 کروڑ سے زائد بچے جن میں اکثریت بچیوں کی ہے سکول نہیں جاتے اور ہر گھنٹے کے بعد 5 سال سے کم عمر کے ایک ہزار چار سو بچے خوراک کی کمی کے باعث موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اقوام متحدہ نے غربت ختم کرنے کے سال کا اعلان تو کر دیا ہے مگر غربت ختم کرنے کے لئے کیا لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے اس کا کہیں ذکر نہیں۔

OOO

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان اور عہدیداران سے ضروری گزارش

O تحریک جدید کے سال 11-31-52-62 کا اعلان فرماتے ہوئے لندن میں 3۔ نومبر 95ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کی روشنی میں جملہ احباب جماعت کے وعدہ جات مرکز کو فراہم فرما کر عنداللہ ماجور ہوں فاستبقوا الخیرات کے تحت 31۔ دسمبر 95ء تک اسی ماہ کے اندر اندر اس کار خیر کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر حضرت صاحب کی خصوصی دعائیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

کسی کو مشورہ دیتے تو اس شان سے سنجیدگی سے کہ گویا ایک حقیقی امانت کو ادا کر رہے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"حق گوئی میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب بہت دلیر اور صاف گو بلکہ برہنہ تلوار تھے"

عنفوان شباب سے ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ آپ میں نمایاں تھا۔ آپ کے لیل و نہار عین (دینی) تعلیمات کے مطابق گزرتے تھے۔ احمدیت سے قبل بھی آپ نے عملی زندگی عین فطرت کے مطابق بسر کی اور احمدیت قبول کرنے کے بعد حقیقی عمل سے اس میں رنگ بھر دیا اور.... کالنجوم کی تفسیر بن گئے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی نہایت احسن طریق پر آخری سانس تک فرماتے رہے۔ اپنی صبح کا آغاز نہایت خشوع و خضوع سے صبح سے پہلے کی عبادت سے فرماتے۔ کام میں مصروفیت کے عالم میں بھی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر عبادت ادا کرنے کے لئے تشریف لے جاتے۔ آپ کے وجود میں (دعوت الی اللہ) کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ آپ کی اہلی زندگی بھی سیرت و اخلاق کا نہایت اعلیٰ نمونہ تھی۔ ابتداء سے ہی آپ کا واسطہ ملازموں اور گھر کے خادموں سے رہا۔ ان سے ایسا حسن سلوک فرماتے کہ وہ خادم بھی اپنے آپ کو گھر کے فرد سے علیحدہ تصور نہ کرتے۔ افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ سے نہایت درجہ کی محبت رکھتے اور ہر فرد خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو' آپ کا نام بڑے ہی ادب سے لیتے اور نہایت ادب کے ساتھ ہی ان کے ساتھ پیش آتے۔ دین کی باتوں میں حضرت عرفانی صاحب کو بڑا لطف آتا تھا اور طبیعت میں نشاط پیدا ہو جاتی۔ حضرت بانی سلسلہ کی پاکیزہ صحبت کے طفیل اللہ تعالیٰ نے آپ کو (-) رویاء کی نعمت سے بھی سرفراز فرمایا ہوا تھا۔ آپ کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق تھا۔ آپ کی وہ دعائیں ہی تھیں جس نے آپ کو (رفقاء) کی سی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے اپنی وفات سے قبل ہی اپنے انجام سے متعلق مبشر رویا دیکھیں اور اس کے مطابق ہی خدا تعالیٰ کے سلوک کی توقع رکھتے تھے۔

وفات 4۔ دسمبر 1957ء کو آپ پر بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ 5۔ دسمبر کو طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور شام چار بجے کے قریب آپ کی روح پرواز کر کے مالک حقیقی سے جا ملی۔ سکندر آباد حیدر آباد میں آپ کا جنازہ حسب وصیت محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے پڑھایا۔ اور حیدر آباد میں امانتاً تدفین عمل میں آئی۔ بعد کو جلسہ سالانہ 1957ء کے موقع پر قادیان آپ کی نعش لے جائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں اپنے آقا کے قدموں میں سپرد خاک ہوئے۔

اے خدا برتربتِ اُو بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

واقفات نو کی تربیت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا۔

جہاں تک بچیوں کا تعلق ہے اس سلسلے میں بھی بارہا ماں باپ سوال کرتے ہیں کہ ہم انہیں کیا بنائیں؟ وہ تمام باتیں جو مردوں کے متعلق یا لڑکوں کے متعلق میں نے بیان کی ہیں۔ وہ ان پر بھی اطلاق پاتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ انہیں گھر گرہستی کی اعلیٰ تعلیم دینی بہت ضروری ہے اور گھریلو اقتصادیات سکھانا ضروری ہے کیونکہ بعید نہیں کہ وہ واقفین بچیاں واقفین کے ساتھ ہی بیاہی جائیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ بعید نہیں تو مراد یہ ہے کہ آپ کی دلی خواہش یہی ہونی چاہئے کہ واقفین بچیاں واقفین سے بیاہی جائیں ورنہ غیر واقفین کے ساتھ ان کی زندگی مشکل گزرے گی اور مزاج میں بعض دفعہ ایسی دوری ہو سکتی ہے۔ ایک واقف زندگی بچی کا اپنے غیر واقف خاوند کے ساتھ مذہب میں اس کی کم دلچسپی کی وجہ سے گزارا نہ ہو اور واقفین کے ساتھ شادی کے نتیجے میں بعض دوسرے مسائل ان کو درپیش ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ امیر گھرانے کی بچی ہے۔ اس کی پرورش ناز و نعم میں ہے اور اعلیٰ معیار کی زندگی گزار رہی ہے تو جب تک شروع ہی سے اسے اس بات کے لئے ذہنی طور پر آمادہ نہ کیا جائے کہ وہ سادہ سخت زندگی اور مشقت کی زندگی برداشت کر سکے اور یہ سلیقہ نہ سکھایا جائے کہ تھوڑے پر بھی انسان راضی ہو سکتا ہے اور تھوڑے پر بھی سلیقے کے ساتھ انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ پس ایسی لڑکیاں جن کو بچپن سے مطالبوں کی عادت ہوتی ہے وہ جب واقفین زندگی کے گھروں میں جاتی ہیں تو ان کے لئے بھی جہنم پیدا کرتی ہیں اور اپنے لئے بھی۔ مطالبے میں فی ذاتہ کوئی نقص نہیں لیکن اگر مطالبہ توفیق سے بڑھ کر ہو تو پھر خواہ خاوند سے ہو یا ماں باپ سے یا دوستوں سے تو زندگی کو اجیرن بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں ہمیں کیا خوبصورت سبق دیا جب فرمایا (-) کہ خدا کسی کی توفیق سے بڑھ کر اس سے مطالبہ نہیں کرتا۔ تو بندوں کا کیا حق ہے کہ توفیق سے بڑھ کر مطالبے کریں۔ پس واقفین زندگی کی بیویوں کے لئے یا واقفین زندگی لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ سلیقہ سیکھیں کہ کسی سے اس کی توفیق سے بڑھ کر نہ توقع رکھیں نہ مطالبہ کریں اور قناعت کے ساتھ کم پر راضی رہنا سیکھ لیں۔

(خطبہ فرمودہ 17۔ فروری 1989ء)

وقف جدید کا مالی سال

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید انجمن احمدیہ کا مالی سال قریب الاختتام ہے۔ لہٰذا زعماء کرام مجالس انصار اللہ پاکستان اس امر کو یقینی بنائیں کہ ان کی مجلس / جماعت کا چندہ وقف جدید نہ صرف یہ کہ سو فیصد وصول ہو چکا ہو بلکہ تمام وصول شدہ چندہ 31- دسمبر سے قبل مرکز میں جمع کروا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب انصار کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ پاکستان)

ترسیل چندہ وقف جدید

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید انجمن احمدیہ کے مالی سال کا آخری عشرہ گزر رہا ہے۔ تمام زعماء و ناظمین کرام مجالس انصار اللہ پاکستان سے درخواست ہے کہ وقف جدید کا تمام وصول شدہ چندہ' فوری طور پر اولین فرصت میں دفتر مرکزیہ میں بھجوا کر اپنی مجلس / جماعت کا حساب' 31- دسمبر سے قبل بے باق کریں۔

اللہ تعالیٰ سب انصار کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے کہ وہ اپنے فرض کو سمجھے اور اس کا پورے طور پر احساس کرے کہ ہم جو اقرار کرتے ہیں وہ پورے بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض اور عہدوں کے پورے کرنے کی توفیق دے وہ لوگ جنہوں نے سچی تعلیم کو اب تک قبول نہیں کیا۔ ان تک حق پہنچائیں تا وہ خدا کے حضور یہ نہ کہیں کہ ہمیں کسی نے حق نہیں پہنچایا تھا۔

(از خطبہ 6۔ جولائی 1917ء)

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

ا۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہئیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرمادیں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی' دار الضیافت ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 24- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کی ریاست ہریانہ کے ضلع سرسا میں ایک پرائمری سکول کے یوم والدین کے موقع پر آگ لگ جانے سے بچوں سمیت 300- افراد ہلاک ہو گئے- خدشہ ہے کہ یہ تعداد بڑھ سکتی ہے- تقریب کے دوران ایک شامیانہ میں آگ لگ گئی- شامیانہ مجمع پر گرا تو بھگدڑ مچ گئی ہال سے باہر نکلنے کا صرف ایک راستہ تھا- سینکڑوں افراد زخمی ہوئے اور بڑی تعداد میں لوگ بھگدڑ میں کچلے گئے- ہال میں 12 سو سے تیرہ سو کے قریب افراد موجود تھے- عمارت آناً فاناً شعلوں میں گھر گئی- جو چاروں طرف سے بند تھی- زخمیوں کو مختلف ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا- کئی زخمیوں کو ہمسایہ ریاست پنجاب میں بھجوانا پڑا-

○ بھارت نے ہانگ کانگ کا پاکستان جانے والا طیارہ زبردستی بمبئی اتار لیا بھارتی پولیس بمبئی ائر پورٹ پر روسی ساختہ فوجی ٹرانسپورٹ طیارے کے عملے سے پوچھ گچھ کر رہی ہے- کہ طیارہ بھارتی فضاؤں میں بغیر اجازت کیوں داخل ہوا- فضائی فوج اور خفیہ ادارے کے اہلکار واقعہ کی تحقیق کرنے نئی دہلی سے بمبئی پہنچ گئے- تاہم بھارتی پولیس کمشنر کا کہنا ہے کہ طیارے کی تلاشی کے دوران کوئی مشتبہ چیز ہاتھ میں نہیں لگی-

○ پاکستان نے بھارت کے اس الزام کو مسترد کر دیا ہے کہ مغربی بنگال میں اس نے ہتھیار گرائے ہیں- بتایا گیا ہے کہ مغربی بنگال کے ضلع کرولیہ میں تلاشی کے دوران 148 بندوقیں اور کئی راکٹ لانچر برآمد کر لئے گئے- بھارتی حکومت نے الزام عائد کیا ہے کہ یہ ہتھیار کسی طیارے کے ذریعے گرائے ہیں- بی بی سی کا کہنا ہے کہ یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ ایک ارب پانچ کروڑ روپے کے ہتھیار بغیر کسی خاص مقصد کے گرائے گئے ہوں- بعض حلقوں کا خیال ہے کہ یہ طیارہ شاید بھارتی خفیہ ایجنسی کا ہو جو اپنے ساتھی شدت پسندوں کو اسلحہ فراہم کرنے والا تھا- بھارتی حکومت نے پاکستان پر الزام عائد کیا ہے- اور بمبئی میں پاکستان کے ایک طیارے کی تلاشی بھی اس مقصد کے لئے لی گئی ہے-

○ بنگال پولیس نے خبردار کیا ہے کہ جن لوگوں نے گرائے گئے ہتھیار اٹھائے ہیں وہ پولیس کے حوالے کر دیئے ہیں- ہتھیاروں کی تلاشی کے لئے گھر تلاشی لی جائے گی-

○ ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر منیر احمد خان نے کہا ہے کہ بھارت ایٹمی تجربات پر پابندی سے قبل دھماکہ کرنا چاہتا ہے- دنیا ایٹمی دوڑ سے تنگ چکی ہے- عالمی برادری بھارت کو اس قدام سے روکے-

○ جمعرات کی شام پشاور صدر میں ہونے والے کار بم کے سانحہ کے خلاف صوبائی حکومتوں اور تاجروں کی تنظیموں کے فیصلہ کے مطابق صوبہ سرحد میں ہفتہ کو یوم سوگ منایا گیا- صوبائی دارالحکومت پشاور میں تمام کاروباری مراکز بند رہے- اور شہر کے مختلف حصوں میں بم دھماکہ سے ہلاک ہونے والوں کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی- تمام تعلیمی ادارے بند رہے- سڑکوں پر ٹریفک بھی بہت کم دیکھنے میں آئی-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ پنجاب میں تخریب کاری سے نمٹنے کے لئے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں- انہوں نے کہا کہ میں پنجاب کا چیف ایگزیکٹو ہوں میرے اختیارات کون لے سکتا ہے- اخبارات خواہ مخواہ خبریں بنا لیتے ہیں- انہوں نے کہا کہ کوئی سکول پرائیویٹائز نہیں ہو گا- نہ فیسیں بڑھائی جا رہی ہیں- انہوں نے کہا کہ مڈٹرم الیکشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا- کالا باغ ڈیم کے بارے میں انہوں نے کہا کہ جلد ہی اس بارے میں کوئی متفقہ فیصلہ کر لیں گے-

○ افغانستان سفارت خانے کی طرف سے جاری کردہ بیان میں پشاور میں ہونے والے بم دھماکہ میں ہلاک ہونے والوں پر گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا ہے-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پشاور کے دھماکہ کے ملزموں کو کسی صورت میں معاف نہیں کیا جائے گا- دہشت گردی سے کوئی مسئلہ حل نہیں کیا جا سکتا- صدر مملکت گورنر سرحد سے ان کی صاحبزادی نواسہ اور نواسی کی بم دھماکہ میں ہلاکت پر تعزیت کے لئے مردان گئے- صدر کی آمد پر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے-

○ پشاور کے بم دھماکے کے ضمن میں چار ملزموں نے دھماکے کا اعتراف کر لیا ہے- ایک ساتھی مارا گیا ہے "ہمسایہ" ملک نے لاش لینے سے انکار کر دیا ہے- کار بم دھماکے میں ملوث دہشت گردوں کی گرفتاری کے لئے وفاقی اور صوبائی حکومت کی مزید کارروائی کے دوران چودہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے- جو اصل مجرموں کی گرفتاری کے لئے معاون ہوں گے- دو گرفتار شدگان کا تعلق کابل اور جلال آباد سے ہے-

○ 1995ء میں آرڈیننس جاری کرنے کا ریکارڈ ٹوٹ گیا- ہر تیسرے روز ایک آرڈیننس جاری کیا جاتا رہا- ان میں سے صرف 8 قوانین منظور ہو سکے- 5 صدارتی احکامات اور ایک ریگولیشن بھی جاری ہوا- تین آرڈیننس پانچ پانچ اور چار آرڈیننس دو بار جاری ہو چکے ہیں-

○ مسلم لیگ (ن) نے نئی انتخابی فہرستیں مسترد کر دی ہیں- ان کو عدالت میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے- مسلم لیگ کا کہنا ہے کہ یہ پری الیکشن دھاندلی کا منصوبہ ہے- پیپلز پارٹی کے ایماء پر فہرستوں میں عام ووٹروں کا اندراج ناممکن بنا دیا گیا ہے 50 فیصد آبادی ووٹ کے حق سے محروم ہو جائے گی-

○ بغاوت کے جرم میں گرفتار شدہ اعلیٰ افسر لیفٹیننٹ جنرل ظہیر السلام عباسی کی اہلیہ نے ایک اخبار نویس سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ میرے شوہر کو دوران تفتیش مار مار کر بے ہوش کر دیا گیا- آٹھ انچ کے سٹول پر بٹھا کر تشدد کیا گیا- جونیئر افسروں نے مرضی کا بیان حاصل کرنے کے لئے بھوکا پیاسا رکھا اور مارا پیٹا گیا- تشدد کے دوران جنرل عباسی کے سر پر کوئی چیز ماری گئی جس کی چوٹ سے وہ بے ہوش ہو گئے- مطلب کا بیان نہ ملنے پر دیگر گرفتار افسروں کو سلطانی گواہ بنا لیا گیا- انہوں نے نامزد چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت سے مداخلت کا مطالبہ کیا- انہوں نے کہا کہ انصاف کا ہر راستہ بند ہو گیا تو عوام کو حقائق سے آگاہ کیا جا رہا ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کی چھٹی نہ ہوئی تو ملک کی چھٹی ہو جائے گی- وزیر اعظم ہاؤس میں کوئی فائل بغیر کمیشن آگے نہیں بڑھتی- "مرد اول" ملک کی بولی لگا رہا ہے- شدید مالی بحران آنے والا ہے- لوٹوں کے خلاف جہاد شروع کر دیا ہے- بجلی کے نرخوں میں مزید اضافہ ہو گا- پورے ملک میں تاریکی پھیلنے کا خطرہ ہے- کاشتکاروں کی حالت قابل رحم ہو گئی ہے- ان کے پاس بجلی کے بل دینے کے لئے رقم نہیں قدم بڑھا دیا ہے- عوام میرے ساتھ آئیں- انہوں نے کہا کہ 1993ء کے انتخابات میں رات بارہ بجے تک ہم جیت رہے تھے پھر پتہ نہیں کیا ہوا- اور جھرلو پھر گیا پیپلز پارٹی خالی وعدوں پر عوام کو ٹرخا رہی ہے- آج ہر غریب آدمی کہہ رہا ہے کہ کاش وہ گھوڑا بن جائے تاکہ ائرکنڈیشنڈ کمروں میں رہ سکے- ملک آگے کی بجائے پیچھے کی طرف جا رہا ہے- بے نظیر حکومت مزید سات ماہ تک برقرار رہی تو پاکستان دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے اہل نہیں رہے گا-

○ بہاولپور جیل میں شیخ رشید کی اڈیالہ جیل میں منتقلی پر انتظامیہ نے سختیوں کی انتہا کر دی ہے جس پر شیخ رشید نے احتجاجی بھوک ہڑتال کر دی جس پر انتظامیہ میں کھلبلی مچ گئی-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ احتساب کے بغیر موجودہ حالات میں انتخاب کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا- انہوں نے کہا کہ انہوں نے ابھی تک سانگھڑ کے حلقے سے قومی اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں مرتضیٰ بھٹو کے امیدوار مخدوم خلیق الزمان کو حمایت کی یقین دہانی نہیں کرائی-

○ وفاقی وزیر تیل مسٹر انور سیف اللہ نے کہا ہے کہ پورے سسٹم کی اوورہالنگ کی ضرورت ہے- سارے سیاستدان برے نہیں- جیسا معاشرہ ہے ویسے ہی سیاسی لیڈر ہیں جو سنتے کم ہیں اور بولتے زیادہ ہیں-

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
حکیم نظام جان کا
مطب حمید (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • ماہواری • ورم • لیکوریا یا اگی بیقاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ فون 254634

قیصر سے جدید اور روایتی زیورات کام لیں
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

ہائی کوالٹی ڈش

گارنٹی شدہ
اپنا قیمتی وقت اور رقم کو ضائع نہ کریں
بس ایک بار بہترین رزلٹ والا بھاری میٹریل
ڈش انٹینا مناسب قیمت میں لگوائیں
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
اعلیٰ معیار ہماری پہچان
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 211274

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ • کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434